



سوال

(209) بلوغت سے قبل شادی کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی لڑکی کا عقد خالد کے ساتھ بھرنابالغی کر دیا۔ یعنی لڑکا اور لڑکی کی عمر تخمیناً گیارہ سال کی تھی اور خالد کا ولی اور سرپرست سوانے اس کی والدہ کے اور کوئی نہ تھا عقد ہو جانے کے دو ماہ بعد زید کو معلوم ہوا کہ خالد کی والدہ جو خاوند کی ولی اور سرپرست ہے اور بیوہ ہے اپنے کسی قرابت دار سے ناجائز تعلق رکھتی ہے اور وہ قرابت دار اسی کے گھر میں رہتا ہے اور وہ بھی بطور مالک اور منتظم کے ہے اس کا علم ہونے کے بعد زید نے اپنی لڑکی کا اس مکان میں رہنا پسند نہ کیا کہ جس میں خلافت شرع شریف ناجائز امور ظہور میں آتے ہیں اس خیال سے اس نے خالد سے کہا کہ یا تو تم اپنی والدہ کا عقد اس قرابت دار یا کسی دوسرے شخص کے ساتھ جس کو وہ منظور کرے کر دو یا خود اس سے علیحدہ ہو تو میں اپنی لڑکی کو تمہارے گھر چھوڑوں گا ورنہ ایسی ناجائز جگہ اپنی لڑکی کا رہنا پسند نہیں کرتا۔ اس پر نہ اس کی والدہ نے اپنا عقد کیا اور نہ وہ اپنی والدہ سے علیحدہ ہوا بلکہ نفسانیت اور والدہ کے بہکانے کی وجہ سے ایک اور عقد کر لیا۔ اب زید کی لڑکی تخمیناً چار سال سے زید کے گھر میں ہے اور خالد دوسری بی بی کے ساتھ رہتا ہے اور اسی کے نان و نفقہ کا کفیل ہے۔ زید کی لڑکی کا بھرا باپ کے سر ہے۔ ایسی حالت میں زید کو کیا کرنا چاہیے؟ السائل عبدالرحمن۔ دیدار بخش بازار سوت ہٹی۔ متصل کو توالی۔ فرخ آباد۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

زید نے جو اپنی لڑکی کا عقد خالد کے ساتھ کر دیا اگر خالد یا وہ لڑکی یا دونوں عقد کے وقت نابالغ تھے تو عقد مذکورہ دو وجہ سے صحیح نہیں ہوا۔ اولاً اس وجہ سے کہ نکاح کی عمر سن بلوغ ہے اور یہ نکاح سن بلوغ سے قبل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَابْتَئُوا الِیْتِمٰی حَتّٰی اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ ۱ ... سورۃ النساء

یعنی یتیم بچوں کو آزما تے رہو۔ یہاں تک کہ جب وہ نکاح کی عمر تک پہنچیں ظاہر ہے کہ نکاح کی عمر سن بلوغ کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ ثانیاً اس وجہ سے کہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر ناجائز ہے البوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: «لا ینکح الایتم حتی یتنمرا، ولا ینکح البتھر حتی یتأذن» [1] (مستقن علیہ مشکوٰۃ شریعت باب الولی والایتمیان)

یعنی کنواری عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے اذن نہ لیا جائے اور بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے حکم نہ لیا جائے۔



حالت نابالغی کا اذن شرعاً نامعتبر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ عقد مذکور صحیح نہ ہوا اور جب ثابت ہوا کہ عقد مذکور صحیح نہیں ہوا تو ایسی حالت میں اس لڑکی کا دوسرا عقد کر دیا جائے لپنے ضلع کے صاحب جج سے اجازت لے کر اگر وہ لڑکی سن بلوغ کو پہنچ چکی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم کتبہ: محمد عبداللہ (23/ صفر 1335ھ)

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4843) صحیح مسلم رقم الحدیث (1419)

حداماعمدی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 401

محدث فتویٰ